مولانا تمنا عمادی نے جو نکتہ پیدا کیا ہے وہ اگرچہ ہماری موجودہ فقہ میں موجود نہیں لیکن ظاہر ہے کہ قرآن کا فہم کسی دور میں بند نہیں اور کسی بات کا یکے بعد دیگرے منتقل ہونا نہ اس کی صحت کی ضمانت ہے اور نہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس کے فقہ سے آگے اجتہاد کے تمام دروازے بند ہیں ۔ علامہ موصوف نے جو کچھ لکھا ہے وہ ہمارے موجودہ دور کے علماء کے لیے بلاشبہ قابلِ غور ہے اور لائقِ ستائش تو بہرحال بھی ۔ اگر اسے مان لیا جائے تو ہماری موجودہ فقہی اور معاشرتی پیچیدگیاں ختم ہو جاتی ہیں ۔ اگر مولانا مرحوم "وبعولتهن احق بردهن" پر بھی اسی سلسلے میں روشنی ڈال دیتے تو کچھ اور ضروری نکات بھی سامنے آ جاتے ۔

جیتا جاگتا | یعنی ابن طفیل کی مشہور کتاب "حی بن یقظان" کا اردو ترجمہ مع تبصرہ ۔ از ڈاکٹر سید [illegible] کراچی یونیورسٹی ——— سلسلہ مطبوعات انجمن ترقی اردو ۔

ابن طفیل اندلسی (۱۱۰۰ - ۱۱۸۴ء) ایک مشہور فلسفی اور طبیب ہے جس نے اپنے زمانے میں تمام علوم نقلی و عقلی میں کمال حاصل کیا ۔ اس نے اپنے تمام پیشروؤں ، مسلم اور غیر مسلم ، فلاسفہ اور حکماء کا غائر مطالعہ کیا اور ان کے کام کا تنقیدی جائزہ بھی لیا ۔ مسلمان مفکرین کی یہ نمایاں خصوصیت رہی ہے کہ انھوں نے آں حضرت صلعم کے ارشاد کے مطابق حکمت کو ایک گمشدہ دولت سمجھا اور اس سلسلے میں انھوں نے ہر شخص اور ہر جگہ سے اس سے استفادہ کیا اور بڑی پوری فراخدلی سے اس کا اقرار بھی کیا ۔ علم و حکمت کے معاملے میں انھوں نے مغربی حکماء کی طرح کبھی تعصب اور عصبیت کا ثبوت نہیں دیا ۔

ابن طفیل کی یہ کتاب "حی بن یقظان" جیسا کہ مصنف نے خود کتاب کے مقدمہ میں بیان کیا ہے ابن سینا کی اسی نام کی کتاب کی طرز پر لکھی گئی ہے ۔ اس میں "حکمت مشرقیہ" (بہ مقابلہ حکمت یونانی یا مغربی) کے رموز بیان کیے گئے ہیں ۔ مقدمہ میں اس نے ابن سینا ، ابن باجہ ، فارابی ، غزالی کے متعلق اپنے نقطۂ نگاہ سے بحث کی ہے ۔

اس کتاب کا محرک ایک دوست کی درخواست تھی ۔ لیکن ابن طفیل کا خیال ہے کہ اگرچہ اس نے اپنا نقطۂ نگاہ واضح کر دیا ہے تاہم فکر کے معاملہ میں تقلید سے کنارہ رہے ۔ وہ اپنے دوست کو مشورہ دیتا